طیب منظور

اے ایس ایف، فیصل آباد ائیر پورٹ،
فیصل آباد۔

سماجی تحتی بولیاں: تعریف اور اقسام

ABSTRACT

Social Dialects:Definition and varieties.
By Tayyab Manzoor, ASF, Faisalabad airport, Faislabad.

Language is a medium of expressing our thoughts and sentiments. Through this, we are able to convey our thoughts efficiently to others. "Dialect" is a sub-branch of language. Due to variation of regional characteristics in a big linguistic circle or among people living in a wide area, numerous dialects of a parent language are born. According to linguists, there is no difference between a language and its dialect as both follow certain rules, but a language has a script (Rasmul Khat).This research article discusses various types of dialect. Regional dialect, social dialect and its further types i.e. slang, jargon, cant and argot are also taken into account.

انسان جہاں اور بہت سی باتوں کی بنا پر دوسری مخلوقات سے افضل ٹھہرایا گیا وہاں ایک چیز زبان بھی ہے۔ روئے زمین پر انسان سے منظم زبان شاید کسی بھی جاندار کی نہیں ہے یقینا زبان ایک بہت بڑی نعمت ہے۔لیکن زبان کس طرح ارتقا کی منازل طے کرتے ہوئے اپنے موجودہ نظام تک پہنچی یہ ایک دلچسپ اورتوجہ طلب بات ہے۔

دنیا کے ہر خطے کی مختلف زبانیں ہیں ان زبانوں کا ایک مخصوص پس منظر ہے جس کی بنیاد پر اس خطے کی زبان نے ارتقا کی منازل طے کی ہیں۔

کسی بھی زبان کی تشکیل میں بولی (Dialect) کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ یہی بولی ترقی کرتے کرتے زبان کا درجہ حاصل کرتی ہے، دنیا کی تقریباً سبھی اہم زبانیں کبھی نہ کبھی بولیاں رہی ہوں گی جنھوں نے بتدریج ارتقا کی منازل طے کرتے ہوئے زبان کی حیثیت اختیار کی۔

بولی کو عام طور پر دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے علاقائی تحتی بولیاں اور سماجی تحتی بولیاں۔ میرا یہ مختصر مقالہ بھی علاقائی تحتی بولیوں کے متعلق ایک تعارف ہے۔

میں نے اس مقالے میں خواجہ سراوں کے سلینگ پر کام کیا ہے، دوران تحقیق مجھے معلوم ہوا کہ خواجہ سراوں کے

رہن سہن اور زبان ولباس کے متعلق محترم جناب ''اختر حسین بلوچ'' کا کام موجود ہے، لہٰذا میں نے اس مقالے میں اُن کی کتاب ''تیسری جنس'' سے بھی استفادہ کیا ہے اس کے علاوہ میں نے کچھ نئے جارگن بھی نکالے ہیں خاص طور پر افواج کے جارگن۔

بولی (Dialect)

کوئی بھی زبان بولیوں سے مل کر بنتی ہے۔ زبان کا جتنا بڑا علاقہ ہوگا اس میں اتنی ہی زیادہ بولیاں ہوں گی۔[۱]

آج کی مستند زبان، کبھی بولی رہی ہوگی۔ بولی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی ہے اور ترقی کرتے کرتے زبان کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ اگر ایک زبان کی مختلف بولیاں ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان میں سے مستند بولی کون سی ہے اور کیوں ہے؟ اس بارے میں ڈاکٹر گیان چند کا خیال ہے کہ

''جس بولی میں جتنا ادب ہوگا، اتنی ہی اس کی اہمیت ہوگی۔''[۲]

ہاں اگر کسی بولی میں ادب زیادہ لکھا جا رہا ہے تو وہ بولی وقت کے ساتھ معیاری ہوتی جائے گی اور ایک وقت آئے گا جب وہ زبان بن جائے گی جیسے پنجابی کی بولیوں میں سے ایک بولی ''ماجھی'' ہے جس میں سب سے زیادہ ادب تخلیق ہوا ہے وہ پنجابی کا معیاری لہجہ قرار پایا۔ اسی طرح اگر مستقبل میں ''سرائیکی'' اور ''ہندکو''[۳] میں زیادہ ادب تخلیق ہوگا تو کوئی وجہ نہیں وہ معیاری بولی یا الگ زبان کا درجہ نہ حاصل کر سکیں۔

اس کی مثال گیان چند یوں دیتے ہیں:

> شاہجہاں کے عہد تک جب آگرہ ہندوستان کا دارالخلافہ تھا ''برج'' ہندی کا معیاری روپ تھا اور ''کھڑی بولی'' محض بولی تھی، شاہجہاں نے جب دارالسلطنت دہلی منتقل کیا تو ''کھڑی بولی'' معیاری زبان ہوگئی اور ''برج بھاشا'' محض بولی رہ گئی۔[۴]

یعنی کسی بھی زبان کی کوئی بھی بولی ''حرف آخر'' نہیں ہے اگر آج کسی زبان میں کسی بولی کو اہمیت ہے تو بعید نہیں کہ کل کسی اور زبان کو وہ شرف حاصل ہو جائے۔ زبان بدلتی رہتی ہے اور اسے زمانے کے مطابق بدلتے رہنا چاہیے اگر ایسا نہیں ہوگا تو زبان ختم ہو جائے گی۔ ڈائیلیکٹولوجی کے ماہرین، بولی (Dialect) کی دو بڑی اقسام بتاتے ہیں۔

(الف) علاقائی تحتی بولی یا ریجنل ڈائیلیکٹ (Regional Dialect)

(ب) سماجی تحتی بولی یا سوشل ڈائیلیکٹ (Social Dialect)[۵]

(الف) علاقائی تحتی بولی (Regional Dialect)

علاقائی تحتی بولی سے مراد ایک ہی زبان کے مختلف لہجے، جو تھوڑے ردوبدل کے ساتھ مختلف علاقوں میں بولے جائیں مثال کے طور پر امریکہ، آسٹریلیا اور برطانیہ کی انگریزی ایک دوسرے سے مختلف ہے مگر وہ آسانی سے ایک دوسرے کی

زبان سمجھ سکتے ہیں گویا ریجنل ڈائیلیکٹ اہل زبان کے مابین پایا جانے والا فرق ہوا۔

واضح رہے کہ ریجنل ورائٹی (Regional Variety) الگ اصلاح ہے جب کوئی غیر زبان (جس کی مادری زبان وہ زبان نہ ہو) کوئی اور زبان بولتا ہے تو وہ ریجنل ورائٹی یا ریجنل ویرایشن (Regional Veriation)[۶] کہلائے گی۔

مثال کے طور پر جب کوئی پاکستانی یا ہندوستانی انگریزی بولے گا تو وہ ریجنل ورائٹی میں شمار ہوگی کیونکہ مقامی زبان کے اثرات اس انگریزی پر واضح ہوں گے۔ جیسے جب ہم بولتے ہیں تو سوچتے اپنی مادری زبان میں ہیں، پھر مادری زبان کے الفاظ کو اس متعلقہ زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ جس پر لازمی طور پر ہماری مادری زبان کے اثرات ہوں گے۔ مقامی زبان کی قواعد اور جملے کی بناوٹ کا اثر پڑے گا۔ اسی وجہ سے ہم انگریزی بولتے اور لکھتے ہوئے بہت سی قواعد کی غلطیاں کر جاتے ہیں اس کی ایک مثال (Preposition) کی غلطی ہے جسے ہم اکثر دہرا رہے ہوتے ہیں، اس کی وجہ ہماری مادری زبان ہے۔

بات ہو رہی تھی ریجنل ڈائیلیکٹ کی۔ کوئی بھی ڈائیلیکٹ یا علاقائی تحتی بولی بہتر یا کمتر نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک ہی زبان کے مختلف روپ ہوتے ہیں۔[۷]

اردو زبان پر علاقائی زبانوں کے اثرات نمایاں ہیں پاکستان میں، لاہور میں بولی جانے والی اردو کراچی میں بولی جانے والی اردو سے مختلف ہے (یہ الگ بات ہے کہ پاکستان میں سب سے معیاری اردو کراچی میں بولی جاتی ہے) اسی طرح سندھ، کے۔پی۔کے اور بلوچستان میں بولی جانے والی اردو بھی مختلف ہے اور ان علاقوں میں بولی جانے والی اردو پر مقامی زبانوں کے اثرات ہیں اور جب ان علاقوں سے تعلق رکھنے والے اہل قلم حضرات لکھتے ہیں تو ادب پر بھی ان کے اثرات ہوتے ہیں۔ اردو پاکستانی زبانوں کو نہ صرف بہت کچھ دے رہی ہے بلکہ ان سے بہت کچھ لے بھی رہی ہے۔[۸]

اس بات سے ہمیں پریشان ہونے کی بجائے خوش ہونا چاہیے کہ دیگر زبانوں کے الفاظ و لہجے شامل ہو جانے سے اردو متحرک ہے، کیونکہ ہر زندہ اور محترک زبان تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اسے تبدیل ہوتے رہنا چاہیے تاکہ زندہ رہے۔[۹] ورنہ زبان پر پابندیاں عائد کرنے سے گویائی کھو سکتی ہے۔

(ب) سماجی تحتی بولیاں (Social Dialect)

ریجنل ڈائیلیکٹ کے ذیل میں ہم بات کر چکے ہیں کہ ایک علاقے میں کسی ایک زبان کو بولنے والے قریباً ایک طرح سے ہی بولتے ہیں (یعنی ان کا لب و لہجہ ایک جیسا ہوتا ہے) وہ ریجنل ڈائیلیکٹ ہے لیکن ایک ہی علاقے کے مزدور، کسان اور پروفیسر کی بولی میں فرق ہوگا۔[۱۰]

یہ فرق اس لیے ہوگا کیونکہ جب ایک مزدور اپنے ساتھی مزدور بھائیوں سے بات کرے گا تو وہ ایک خاص عامیانہ لہجے میں بات کرے گا جس میں کوئی خاص الفاظ و مرکبات ہوں گے جنھیں دوسرے لوگ نہیں جانتے۔ اسی طرح کسان جب اپنے کسان ساتھیوں سے بات کرے گا تو اس کی گفتگو میں بھی کچھ مخصوص اصطلاحات شامل ہونگی جنھیں صرف وہی کسان سمجھتے

ہوں گے یہ سوشل ڈائیلیکٹ ہے۔

یعنی ''کسی مخصوص شعبہ کے افراد کی بولی، جس میں وہ مخصوص الفاظ، تراکیب، اصطلاحات اور کوڈ ورڈز کو شامل کر کے بولیں جن کو اُن مخصوص شعبے کے علاوہ کوئی نہ سمجھ سکے سوشل ڈئیلیکٹ کہلائے گا''۔

رچرڈ نورڈکویسٹ (Richard Nordquist) نے بھی قریب یہی بات کی ہے وہ کہتا ہے:

"Social Dialect is a variety of Speech associated with a particular social class or ocupational group with in a society.(11)

کرخنداری بولی:

اردو زبان میں ایک بولی مشہور رہی ہے جو کرخنداری بولی کے نام سے جانی جاتی ہے، کرخنداری بولی کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے بلکہ اس میں با قاعدہ ادب تخلیق کیا گیا ہے یہ بولی ایک خاص وقت تک بولی جاتی رہی۔ آیئے اس کا مختصر تعارف دیکھتے ہیں۔

کرخنداری (کارخانے داری) سے لفظی مراد تو یہی ہے کہ کسی کارخانے میں بولی جانے والی بولی یا زبان۔ لیکن اصطلاح میں اس سے مراد پرانی دہلی کی گلیوں میں بولی جانے والی ایک مخصوص زبان ہے، اگر اسے دہلی کی عوامی بولی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔(۱۲)

یوں تو کرخنداری بولی کو جارگن میں شمار کیا جا سکتا ہے مگر کسی ایک پیشے یا گروہ کی زبان نہیں تھی بلکہ بیسیوں پیشوں کے لوگ اس زبان کو بولنے اور سمجھنے لگے تھے یہ زبان اس حد تک پھیل چکی تھی کہ اس میں با قاعدہ ادب تخلیق ہوا، گویا یہ بولی ایک حلقے، گروہ اور علاقے سے نکل کر پورے دہلی میں بولی جانے لگی تھی جس میں ایک مخصوص طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

یہ دہلی کی سماجی بولی ہے جسے نیچہ باندھنے والا، سقے، بہشتی، کنجڑے، بھٹیارے، سنار، لوہار، معمار، بڑھئی، نان بائی، قصائی، دُھنے، رفوگر، گاڑی بان، تیل والے، جھلی والے، جلد ساز، ٹھیلے والے، تانگے والے، رکشا والے، تنبولی، حلوائی، چمڑا فروش، چوڑی فروش، پرانی دہلی میں سب ہی اسے نوازتے تھے۔(۱۳)

یوں تو سوشل ڈائیلیکٹ کی بہت سی اقسام ہو سکتی ہیں لیکن چند مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) سلینگ (Slang)

(۲) جارگن (Jorgan)

(۳) کینٹ (Cant)

(۴) آرگو (Argot)

۱۔ سلینگ:

سوشل ڈائیلیکٹ کی ایک مثال سلینگ ہے[۱۴] سوشل ڈائیلیکٹ کی ذیل میں شمار ہونے والی اقسام میں سب سے مشہور سلینگ ہی ہے۔ سلینگ سے مراد وہ الفاظ و محاورات ہیں جو زبان کے معیاری و مستند اور ٹکسالی ذخیرہ الفاظ کا حصہ نہیں سمجھے جاتے لیکن عام بول چال میں بے تکلفی سے استعمال کر لیے جاتے ہیں۔[۱۵]

''سلینگ'' انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے اردو میں معنی ''عامیانہ بولی'' کے ہیں اردو میں سلینگ پر سب سے پہلے کام ڈاکٹر رؤف پاریکھ صاحب کا ہے جن کی ''اولین اردو لغت'' ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔ انھوں نے اردو میں کوئی نیا لفظ بنانے کے بجائے Slang کو ہی مستعمل کرلیا۔ تب سے اردو میں ایسے الفاظ کے لیے ''سلینگ'' ہی مستعمل ہے

سلینگ صرف نئے الفاظ ہی نہیں ہوتے بلکہ پرانے الفاظ کا نئے معنوں میں استعمال بھی سلینگ ہے۔

سلینگ کسی مخصوص گروہ یا ایک جگہ اکٹھے رہنے یا کام کرنے والوں کے آپس میں مخصوص زبان اور محاوروں کے استعمال کو بھی کہتے ہیں۔ اس کا دائرہ بعض اوقات کسی دفتر، تعلیمی ادارے یا گلی محلے تک بھی محدود ہوسکتا ہے۔[۱۶]

دنیا کی ہر مستند زبان میں ایسے الفاظ کا ذخیرہ موجود ہے، یہ الگ بات ہے کہ قریباً ہر زبان میں ایسے الفاظ و محاورات پر تنقید ہوتی رہی ہے۔ کسی نے اسے ''گٹر کی زبان کہا ہے تو کسی نے عامیانہ و سوقیانہ کہہ کر الگ کر دیا۔ لیکن ایسے الفاظ کی اپنی ایک حیثیت ہے۔ سلینگ عامیانہ زبان سہی لیکن ہر گزرتے دن کے ساتھ کچھ ایسے الفاظ و تراکیب انسان کے ذہن میں تخلیق ہوتی ہیں جو پہلے پہلے سلینگ ہی کہلائیں گی لیکن اگر اُن کی زبان کو ضرورت ہے تو وہ زبان کا حصہ بھی بنالی جاتی ہیں۔ ایسے الفاظ کو اگر کوئی اچھا شاعر یا ادیب مل جائے تو انھیں قبولِ عام کی صنعت حاصل ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی زبان کو زندہ اور نمو پذیر رکھنے کے لیے اور اسے قوت بخشنے والے محرکات میں سلینگ قوی ترین ہے۔[۱۷]

جہاں تک سلینگ کی مروجہ اور معیاری زبان کا حصہ نہ ہونے یعنی Non Stand ہونے کا سوال ہے تو یہ حقیقت ہے کہ ہر زبان کا ہر لفظ، خواہ وہ آج کتنا ہی معیاری اور مستند کیوں نہ سمجھا جاتا ہو، کسی نہ کسی زمانے میں سلینگ یا غیر رسمی رہ چکا ہے۔[۱۸]

اردو سلینگ پر شروع سے کوئی خاص کام نظر نہیں آتا مگر پچھلے کچھ عرصہ سے سلینگ پر خاصا کام ہوا ہے، خاص طور پر ڈاکٹر رؤف پاریکھ صاحب نے اردو سلینگ پر کام کیا ہے ان کی ''اولین اردو سلینگ لغت'' ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔[۱۹]

ان کے دیکھا دیکھی کچھ اور اصحاب نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے جن میں سے ایک نام قاسم یعقوب صاحب کا ہے جن کی ''اردو سلینگ لغت'' شائع ہوئی ہے۔[۲۰]

مثالوں کے لیے پرانے الفاظ و تراکیب کی بجائے ہم نے چند ایک نئے سلینگ نکالے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ اڑیل:

شدید۔ زیادہ۔ بے حد، سخت (تیسری جنس۔ص ۳۱۸) یہ خواجہ سراوں کا سلینگ ہے۔ ویسے تو اڑیل کے بمعنی ضدی۔ منہ زور کے ہیں مگر ان کی زبان میں اڑیل سے مراد شدید/ زیادہ ہے۔

۲۔ پُوپاں:(واومعروف)

چھوڑ دے۔ رہنے دے۔ یہ بھی خواجہ سراوں کا سلینگ ہے۔ جب کسی ساتھی کو کسی کام سے ''باز رکھنا'' ہو تو ''پوپاں'' بولتے ہیں۔

۳۔ جوبن: (واومجہول)

معشوق۔ محبوب۔ دوست۔ یہ بھی خواجہ سراوں کا سلینگ ہے۔ ''جوبن'' کے ویسے تو معنی ''جوانی'' کے ہیں مگر ان کی زبان میں اس سے مراد معشوق ہے۔

۴۔ چامنا/ چام/ (چام لے)

جب خواجہ سرا اپنے ساتھی خواجہ سرا کو یہ کہنا چاہے کہ فلاں بندے کو دیکھ لے ہوسکتا ہے اُس سے کچھ مل جائے تو کہتے ہیں اُسے ''چام لے''۔

۵۔ چکنا:

خوبصورت۔ یہ بھی خواجہ سراوں کا سلینگ ہے ''چکنا''، چکنائی سے لیا گیا ہے جسے خوبصورت کے معنوں میں لیا جاتا ہے، نیز اس سے مراد خوبصورت اور نرم و ملائم افراد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے یہ لوگ کسی کو مخاطب کرنے سے پہلے بھی ''چکنا'' استعمال کرتے ہیں جیسے راہ گزرتے کو کہیں ''چکنے بات تو سن'' وغیرہ۔

۶۔ چیسا: (یائے معروف)

خوبصورت۔ (تیسری جنس، ص ۳۲۱) چکنا اور چیسا تقریباً یک ہی طرح کے الفاظ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۷۔ روٹھا: (واومعروف)

پیار۔ محبت۔ (تیسری جنس، ص ۳۲۳) لغت میں روٹھا (روٹھنا) ناراضگی کے معنوں میں لیا جاتا ہے مگر ان کے (اختر بلوچ صاحب نے روٹھا کی بجائے روٹھا آنا لکھا ہے یعنی کسی پہ دل آنا)۔ سلینگ میں روٹھا سے مراد پیار/ محبت ہے۔

۸۔ کڑے کرانا:

کہلا دے۔ چھوڑ دے۔ دفع کر دے۔ ٹال دے۔ (تیسری جنس۔ص ۳۲۴) یعنی اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا کڑے کرا جا۔

۹۔ گریا۔ گریہ:

دوست۔ محبوب۔ عاشق (تیسری جنس۔ص ۳۲۵) ''گریہ'' سے لغت میں مراد تو ''آہ وزاری'' ہے مگر خواجہ سراوں کے سلینگ میں ''گریہ/گریا'' دوست اور محبوب کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ہر پیشہ ور خواجہ سرا کا ایک ''گریہ'' ہوتا ہے جسے وہ اپنا محبوب سمجھتا ہے اور اس کے لیے دنیا کی ہر خوشی تلاش کرتا ہے ایک طرح سے وہ اسے (گریہ کو) اپنا جیون ساتھی سمجھتا ہے۔

لوتھر باز/لوتر باز: (واو مجہول)

جھوٹا۔ مکار۔ دھوکے باز (تیسری جنس۔ص ۳۲۵) جھوٹ مکاری۔ اوپر کے تمام سلینگ خواجہ سراوں کے ہیں آج تک ان کے سلینگ پر توجہ نہیں دی گئی، اگر ہم ان کے سلینگ کا بغور مطالعہ کریں تو ایسے سینکڑوں الفاظ مل سکتے ہیں۔ ان الفاظ میں بعض الفاظ بہت اچھے بھی ہیں، جو سننے میں بھی بھلے معلوم ہوتے ہیں انھیں ہم لغت میں اور زبان میں استعمال کر سکتے ہیں جیسے ''نوتر باز'' ایک اچھا لفظ ہے۔ ان الفاظ کے علاوہ بھی کچھ اصطلاحات ہیں جو درج ذیل ہیں:

چامکا۔ عاشق: (تیسری جنس۔ص ۳۲۱)

خواجہ سراوں میں اگر کسی کا کوئی دیوانہ ہو جائے تو اسے ''چامکا'' کہتے ہیں۔

گرو: (واو معروف) خواجہ سراوں کے سرپنچ کو ''گرو'' کہتے ہیں۔ (تیسری جنس۔ص ۳۲۵)

مورت: (واو معروف) (تیسری جنس۔ص ۳۲۶)

وہ خواجہ سرا جو مکمل مرد ہو مگر بعض وجوہات کی بنا پر خواجہ سراوں میں شامل ہوا ہو، وہ شوق بھی ہو سکتا ہے اور مجبوری بھی۔

۲۔ جارگن (Gorgan)

''جارگن وہ تکنیکی الفاظ یا اصطلاحات ہیں جو کسی مخصوص شعبے یا پیشے سے وابستہ افراد ایک دوسرے سے تکنیکی گفتگو کے وقت استعمال کرتے ہیں اور جن کا سمجھنا اس پیشے یا شعبے سے غیر متعلقہ افراد کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے۔''[۱۹]

یعنی ایسے الفاظ جسے ہر کوئی نہ جانتا ہو بلکہ اس شعبے یا پیشے سے متعلق لوگ ہی جانتے ہوں۔ جیسے طب اور انجینئرنگ کے اپنے جارگن ہیں جنھیں ہر کوئی نہیں سمجھتا۔ اسی طرح بینکنگ، فوج، فضائیہ، نیوی اور ایوی ایشن کے مخصوص جارگن ہیں جنھیں ہر کوئی نہیں جانتا۔

ان کی مثالوں کے لیے بھی پرانے الفاظ واصطلاحات کی بجائے نئے جارگن تلاش کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ کسی بھی شعبے کا جارگن ضروری نہیں کہ بامعنی ہو یا اس لفظ کے مفہوم سے کوئی رشتہ ہو یہ بے معنی جارگن بھی ہوسکتا ہے۔

(i) سلی پوائنٹ (Silly Point):

سلی پوائنٹ کرکٹ جارگن ہے اگر لفظی ترجمہ کیا جائے تو اس سے مراد ہوگا ''ست مقام'' جسے سن کر کرکٹ سے دلچسپی نہ رکھنے والے افراد نہیں سمجھ سکتے۔ ''سلی پوائنٹ'' کرکٹ پچ سے موازی، ایمپائر سے ذرا فاصلے پر، بیٹسمین کی جانب ایک مقام ہے جو کہ فیلڈنگ پوزیشن ہے۔

(ii) فالن/ فالنی:

یہ غالباً انگریزی کے لفظ" Fall in

مخصوص وقت پر جمع ہونا۔ (۲۰)

(iii) ٹرن آؤٹ: (Turn out)

ٹرن آؤٹ کے معنی ''مڑ جانا''، ''نکل جانا''، ''ثابت ہونا'' کے ہیں۔ یہ سبھی افواج کا جارگن ہے۔ اہل کاروں کی وردی کی صفائی، بوٹ پالش، ہیئرکٹنگ وغیرہ جانچنے کے لیے ایک اصطلاح ہے۔ (۲۱)

(iv) مسکٹری (Musketery):

Musket Musket

جو آج بھی افواج میں رائج ہے۔ (۲۲)

(v) رول کال (Roll Call): (واو مجہول)

Roll Call

Meeting

(vi) دریار:

یہ بھی افواج کا جارگن ہے محکمے کا چیئرمین (Head of Depart.) ڈپٹی چیئرمین یا یونٹ کمانڈر تمام اسٹاف کی Meeting [(۲۳)]

(vii) بموکرنا: (واوِ معروف)

سختی کرنا۔ سختی سے پیش آنا۔ یہ بھی افواج کا جارگن ہے۔ عام طور پر افسر جب ماتحت اسٹاف کو بریفنگ دیتا ہے تو استعمال کرتا ہے اصل میں وہ دھمکی دیتا ہے کہ ''فلاں کام نہ کرو ورنہ بموکردوں گا۔''

(viii) چوڑی ٹائٹ کرنا: (واوِ معروف)

دیکھیے ''بموکرنا''۔

(ix)

(x) کاروائی ڈالنا: خانہ پری کرنا۔ عام طور پر گورنمنٹ ریکوائرمنٹ کو پورا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسے ''کاغذی کارروائی'' بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔کینٹ: (Cant)

کینٹ (Cant) لاطینی زبان کا لفظ ہے جو" Cantare [(۲۴)]

اصلاً اس کا اطلاق بھیک منگوں کی اُن صداؤں اور گانوں پر ہوتا تھا جو بھیک مانگتے وقت لگایا کرتے تھے۔[(۲۵)]

بعد میں یہ زبان چوروں، بھک منگوں کی زبان بن گئی۔[(۲۶)]

یعنی کینٹ چوروں، ٹھگوں، بھکاریوں اور جرائم پیشہ افراد کی مخصوص خفیہ اصطلاحات (کورڈ ورڈز) ہیں جو وہ آپس میں بات چیت کے دوران استعمال کرتے ہیں تا کہ عام شہریوں/لوگوں کو پتا نہ چل سکے کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں۔ وہ کینٹ کو خبردار و مطلع کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

''اردو سلینگ لغت''[(۲۷)] کے مقدمے میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ صاحب نے کچھ ایسی کتابوں کی نشاندہی بھی کی ہے جن میں کینٹ سے متعلق اصطلاحات درج ہیں ان کتابوں میں مولوی ظفر الرحمن کی مرتبہ ''اصطلاحاتِ پیشہ وراں'' اور ''مصطلحاتِ ٹھگی'' مرتبہ رشید احمد خاں شامل ہیں۔[(۲۸)]

آرگو (Argot):

آرگو (Argot) فرانسیسی زبان کا لفظ ہے۔ آرگو سے مراد خفیہ یا سماجی طور پر ناپسندیدہ گروہ کے ارکان، خانہ بدوش، آوارہ گرد اور منشیات فروش وغیرہ، یہ لوگ جن اصطلاحات میں باہم بات چیت کرتے ہیں آرگو کہلاتی ہے۔ (۲۹)

آرگو اور کینٹ میں فرق کرنا مشکل ہے لیکن ان میں ایک فرق موجود ہے۔ آرگو سے متعلق افراد اپنی اصطلاحات اپنے گروہ کے علاوہ کسی اور کو بتانا پسند نہیں کرتے، لیکن کینٹ سے متعلق افراد کو کوئی خاص پرواہ نہیں ہوتی کہ ان کی خفیہ اصطلاحات کسی کو معلوم ہو جائیں۔

Wikidiff.com نے کینٹ اور آرگو کا فرق ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

> "Argot" is a secret language or conventional slang peculiar to thieves, tramps and vegabonds while "cant" is (counrable) an aogot, the Jorgon of a particular class or subgroup or "cant" can be (obsolete) corner, niche."(30)

آرگو دراصل وہ خفیہ رابطے کی زبان ہے جو چوروں، ڈکیتوں اور ایسی دیگر وارداتوں میں ملوث افراد آپس میں استعمال کرتے ہیں جبکہ کینٹ وہ آرگو ہے جسے کسی مخصوص طبقے کے لوگ بولتے ہیں۔

حواشی

(۱) گیان چند جین، عام لسانیات، (نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان)، ۲۰۰۳ء، ص ۶۴

(۲) ایضاً، ص ۶۵

(۳) ''سرائیکی''، جنوبی پنجاب میں بولی جاتی ہے جس کا مرکز ملتان ہے اور ''ہندکو'' ایبٹ آباد، ہزارہ، راولپنڈی اور گردونواح میں بولی جاتی ہیں، یہ دونوں بولیاں پنجابی کی ''علاقائی تحتی'' بولیاں ہیں۔

(۴) عام لسانیات، محوّلہ بالا، ص ۶۵

(۵) رؤف پاریکھ صاحب نے ان کی ترتیب اس ترتیب سے الٹ دی ہے۔ انھوں نے سماجی تحتی بولی کو پہلی قسم بتایا ہے نیز گیان چند نے بھی یہی دو اقسام بتائی ہیں۔

(۶) ریجنل ویری ایشن کا اردو میں ترجمہ ''علاقائی روپ'' کیا گیا ہے۔

(۷) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، لسانیاتی مباحث، (کراچی، فضلی بک سپر مارکیٹ)، ۲۰۱۵ء، ص۔ ۸۹

(۸) ایضاً، ص ۹۸

(۹) ایضاً، ص ۹۷

(۱۰) عام لسانیات، محوّلہ بالا، ص ۵۶۷

(۱۱) سماجی تحتی بولی، علاقائی تحتی بولی کی وہ قسم ہے جو مخصوص لوگوں یا ٹولیوں (مثلاً کسی گروہ) میں بولی جاتی ہے۔
(۱۲) گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز)، ۲۰۰۷ء، ص ۲۶۳
(۱۳) ایضاً
(۱۴) لسانیاتی مباحث، محوّلہ بالا، ص ۸۵
(۱۵) ایضاً، ص ۱۱۰
(۱۶) ایضاً
(۱۷) ایضاً
(۱۸) ایضاً، ص ۱۱۲
(۱۹) اس کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۵ء میں دوبارہ شائع ہوا۔
(۲۰) ان کا تعلق فیصل آباد سے ہے، انھوں نے لغت اردو میں شامل کی مگر زیادہ تر سلینگ پنجابی الفاظ و اطلاحات پر مشتمل ہیں جنھیں محض اردو الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے اردو میں یہ الفاظ مستعمل بہت تھوڑے سے ہیں۔
(۲۱) اختر حسین بلوچ، تیسری جنس، (لاہور: فکشن ہاؤس)، ۲۰۱۵ء، ص ۳۱۸
(۲۲) ایضاً، ص ۳۲۱
(۲۳) ایضاً، ص ۳۲۳
(۲۴) اختر حسین بلوچ نے ''روٹھا'' کی بجائے ''روٹھا آنا'' لکھا ہے یعنی ''کسی پہ دل آنا''۔
(۲۵) تیسری جنس، محوّلہ بالا، ص ۳۲۴
(۲۶) ایضاً، ص ۳۲۵
(۲۷) ایضاً
(۲۸) ایضاً، ص ۳۲۱
(۲۹) ایضاً، ص ۳۲۵
(۳۰) ایضاً، ص ۳۲۶
(۳۱) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اوّلین اردو سلینگ لغت، (کراچی: فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ)، جنوری ۲۰۰۶ء، ص ۱۴، نیز لسانیاتی مباحث، محوّلہ بالا، ص ۱۱۵
(۳۲) Fall in
(۳۳) باقاعدہ افواج میں ٹرن آؤٹ کے دن مقرر کیے جاتے ہیں جس کا ٹرن آؤٹ اچھا ہوا سے شاباشی ملتی ہے اور بعض اوقات ڈیوٹی سے چھٹی بھی دے دی جاتی ہے۔ جس سے جوانوں کا مورال اچھا رہتا ہے۔
(۳۴) مسکٹری نشانہ بازی کی مشق ہے نہ کہ نشانہ بازی۔ اور یہ مشق خالی رائفل کے ساتھ کی جاتی ہے یعنی صرف ہتھیار کا پکڑنا، اٹھانا اور چلانا کے متعلق سکھایا جاتا ہے۔
(۳۵) دربار میں تمام اسٹاف شرکت کرنا۔ ایک طرح سے کمانڈر کا جوانوں سے خطاب ہوتا ہے۔
(۳۶) لسانیاتی مباحث، محوّلہ بالا، ص ۱۱۲
(۳۷) ایضاً

(۳۸) ایضاً
(۳۹) رؤف پاریکھ صاحب کی لکھی ہوئی لغت جو پہلی بار ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔
(۴۰) لسانیاتی مباحث، محوّلہ بالا، ص ۱۱۳
(۴۱) ایضاً
(۴۲) www.wikidiff.coml/orgot kant، بتاریخ ۲۰۱۷-۰۵-۱۴

مآخذ:

(۱) بلوچ، اختر حسین، تیسری جنس، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۱۵ء
(۲) بیگ، مرزا خلیل احمد، اردو کی لسانی تشکیل، کراچی: ادارۂ یادگار غالب، ۲۰۱۵ء
(۳) جین، گیان چند، لسانی مطالعے، نئی دہلی، ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۱ئ، تیسرا ایڈیشن
(۴) رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اولین اردو سلینگ لغت، کراچی: فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، جنوری ۲۰۰۶ء
(۵) ـــــــ، لسانیاتی مباحث، کراچی: فضلی بک مارکیٹ، ۲۰۱۵ء
(۶) گوپی چند، نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء